

تشنہ دهن حسین غریب الوطن حسین

تشنہ دهن حسین غریب الوطن حسین
غریب میں تین روزہ رہے بے کفن حسین

بے شیر کو گلے سے لگایا مگر نہ روئے
تلوار سے مزار بنایا مگر نہ روئے
لاشہ جوانہ کا رن سے اٹھایا مگر نہ روئے
یر صبر تھا کے گھر کو لٹایا مگر نہ روئے

دشتِ ستم میں لٹ گیا سارا چمن حسین

نہا سا چاند کھو گیا پانی کے واسطے
چہر کو خون میں دھو گیا پانی کے واسطے
عالم سیاہ ہو گیا پانی کے واسطے
بچہ لحد میں سو گیا پانی کے واسطے

خاکِ شفاء میں مل گئی سب انجمن حسین

چھوڑا فرش کو خاک کے بستر کے سامنے
 شاکر رہے خدا پہ مُقدّر کے سامنے
 سوکھے گلے کو رکھ دیا خنجر کے سامنے
 غُربت میں ذبح ہو گیا خواہر کے سامنے

ہے دشت کربلا میں چراغِ وطن حسین

خونِ دل کا ہو چکا ہے نرمانہ بدل نہ جائے
 اصغر لہو کو دودھ کے بدلے نِگل نہ جائے
 مولیٰ یہ غم تھا موت سے بچہ دھل نہ جائے
 ناوک کے ساتھ ساتھ کہیں دم نکل نہ جائے

میتا ہے دشت کین میں نبی کا چمن حسین

مَظْلُومِیَہ کی فتح دیکھاتے رہے حسین
 خوش ہو کے 'انسوؤنر' کو بہاتے رہے حسین
 مرضیٰ حق کو دل سے لگاتے رہے حسین
 اصغر کی قبر رن میں بناتے رہے حسین

خاکِ شفاء میں مل گئی سب اُنجمن حسین

اکبر کو دے دیا علی اصغر کو دے دیا
 راہے خدا میں اپنے بھرے گھر کو دے دیا
 گردن کا خون شمر کے خنجر کو دے دیا
 مر کر نشانِ فتح بہتر کو دے دیا
 دشتِ ستم میں لٹ گیا سارا چمنِ حسین

